بحرالعلوم علامہ سید اشرف شمسیؒ

سرزمین ہند پر جن نامور علماء نے جنم لیا اور جنہوں نے اشاعت علم کے ذریعہ ملت اسلامیہ کو فیض یاب کیا ان میں علامہ شمسی رحمتہ اللہ علیہ بھی تھے جن کی درسگاہ سے بلا امتیاز، مذہب و مسلک طالبانِ علم نے اپنی پیاس بجھائی۔

حضرت علامہ بحرالعلوم اشرف العلماء ابوالشریف سید اشرف شمسیؒ سادات حسینی کے ایک ذی علم و متوکل گھرانہ میں ۵/ صفر ۱۲۸۰ھ م ۲۳/ جولائی ۱۸۶۳ء کو حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ والد محترم کا اسم گرامی حضرت سید علیؒ (متوفی ۱۲۹۰ھ) اور جد اعلیٰ کا نام حضرت سید اشرفؒ عرف عالم اچھا میاں تھا جو بندگی میاں سید یداللہؒ کی اولاد سے تھے اور جن کا سلسلہ نسب حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ السلام اور حضرت امام موسیٰ کاظم کے توسط سے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی بعد ازاں جن نامور اساتذہ سے اکتساب فیض کیا ان میں علامہ سید نصرت (م ۱۳۲۹ھ)، حضرت حافظ سید داؤدؒ (م ۱۳۳۵ھ)، بحرالعلوم خان علامہ عباس علی خاں پنجابی (م ۱۳۲۱ھ) علامہ عبدالصمد خان قندھاری، مولوی وجیہہ الدین مدراسی (م ۱۳۱۰ھ)، مولوی میر صادق علی اور قاری محمد ابراہیم (م ۱۳۳۶ھ) قابل ذکر ہیں۔ تحصیل علمی کے بعد ۲۶ شوال ۱۳۰۴ھ م ۱۸۸۷ء کو مکہ مسجد میں منعقدہ تقریب دستار بندی میں اساتذہ علامہ عباس علی خان اور علامہ عبدالصمد خان قندھاری نے علامہ شمسیؒ کی دستار بندی کی اور سند عطا فرمائی۔

علامہ سید اشرف شمسیؒ کی تصانیف کی تعداد ۱۵۰ سے زائد بتلائی جاتی ہے جن میں سے اکثر غیر مطبوعہ ہیں اور کچھ حالات کی ستم ظریفی کا شکار ہو چکی ہیں۔ خصوصاً علامہؒ کی مولفہ ضخیم ''تفسیر لوامع البیان'' بزبان عربی ایک جامع تفسیر ہے جس میں کئی علوم کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ تفسیر کا غیر مطبوعہ مقدمہ ۵۰۰ سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ علامہؒ کی ایک اور اہم تالیف بزبان اردو ''تلخیص النحو'' ہے جو (۸۱۸) صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ علم نحو پر ایک جامع کتاب ہے جو دینی و عربی جامعات کے طلباء کے لئے نہایت فائدہ مند ہے لیکن یہ بھی غیر مطبوعہ ہے۔ اس کے علاوہ عربی شرح معدن الادب، تحریر العقائد، المنطق، الاجماع، شرح اصول الراویہ، شرح فقہ اکبر، حاشیہ عقائد جلالی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ فارسی میں شرح میزان العقائد، شرح عقیدۂ شریفہ، آئینہ سوز و ساز شمسی، مجموعہ غم طراز شمسی، قصائد شمسی اور فرہنگ سفرنامہ شاہ ایران وغیرہ۔ اُردو میں رسالۂ دعا، العقائد چار حصہ، شرح مکتوب ملتانی، رسالہ ایصال ثواب، القول المختصر، ترجمہ القول المحمود، شرح توضیح الکلام، الحیات بعد الممات، رسالۂ عروض، سوانح فارابی، السماع، رسالۂ ضرورت مہدی، ضرورت تفسیر، رسالہ تہذیب الاخلاق، تلخیص اشارات، رسالۃ المعراج، اصلاح الظنون فی جواب ابن خلدون، توضیح المنطق، تلخیص النحو، القول المبین فی المعصومین اور توضیح المرام فی قرأۃ الفاتحہ خلف الامام وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ رسالۃ المعراج میں نہ صرف معقولات و منقولات بلکہ سائنسی دلائل کے ساتھ جسمانی معراج کے ثبوت میں بحث کی گئی ہے۔ اصلاح الظنون میں ابن خلدون کی انکارِ ضرورت مہدی کی مباحث کا مدلل جواب دیا گیا ہے۔

تصنیف و تالیف کے ساتھ علامہؒ کا بیشتر وقت درس و تدریس میں صرف ہوتا تھا۔ ایک مشہور شاگرد قائد ملت نواب بہادر یار جنگ علیہ الرحمۃ کے الفاظ میں مولانا کا دولت کدہ طالبان علم کا کعبہ تھا۔ آپ کے تلامذہ کی فہرست بہت طویل ہے جن میں علامہ سید شہاب الدینؒ، خان علامہ محمد سعادۃ اللہ خان مندوزیؒ، مولوی محمد عبدالحکیم تدبیرؒ، مولانا سید عالم یداللّٰہیؒ، مولانا سید نجم الدینؒ افضل العلماء، مولوی سید نجم الدین المعیؒ، مولانا سید احمد منوریؒ، پروفیسر قاری سید کلیم اللہ حسینی وغیرہ شامل ہیں۔ علامہ شمسیؒ فارسی کے علاوہ عربی کے بھی قادر الکلام شاعر تھے۔ آپ کا ایک فارسی دیوان کا مخطوطہ ادارۂ مخطوطات حکومت آندھرا پردیش میں محفوظ ہے۔

علامہ شمسی نے دارالعلوم اور جامعہ عثمانیہ میں خدمات انجام دیں جہاں سے ۱۹۲۷ء میں وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے اور ۲۶/محرم ۱۳۴۹ھ م ۲۴/ جون ۱۹۳۰ء کو وفات پائی اور حظیرہ چنچل گوڑہ حیدرآباد میں محو استراحت ہیں۔ گویہ شمس العلوم غروب ہو چکا لیکن تلامذہ و تصانیف کے ذریعہ اس کی ضیا پاشیاں آج بھی جاری ہیں۔

شیخ چاند ساجد